

آج کا خطبہ توبہ استغفار کی برکتیں

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم .

اما بعد فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ”
قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر 53)

ترجمہ: کہہ دو! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ
ہوں۔ یقین جانو اللہ تعالیٰ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے
برکتوں اور سعادتوں کے مہینہ رمضان المبارک میں اللہ رب العزت نے انسان کے لئے برکتوں اور
رحمتوں کو سمیٹنے کے خوب مواقع فراہم کئے ہیں، ان میں سے ایک طریقہ توبہ و استغفار کے ذریعہ برکتیں اور رحمتیں
حاصل کرنے کا بھی ہے۔

اصل تو یہ ہے کہ جو گناہ اور نافرمانی بندہ سے سرزد ہو جائے اس کے برے انجام کے خوف سے اس شخص کو
دلی رنج اور ندامت ہو اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بچے رہنے اور دور رہنے کا پکا ارادہ کر لے۔ جب توبہ کی یہ
کیفیت نصیب ہو جائے تو جو گناہ بندہ سے سرزد ہو گئے ہیں بندہ اللہ تعالیٰ سے ان کی معافی اور بخشش ضرور مانگے گا
تا کہ ان کی سزا اور برے انجام سے بچ سکے، اس بخشش اور مغفرت چاہنے کو استغفار کہتے ہیں۔

توبہ و استغفار کے وقت بندہ چونکہ اپنی گنہگاری اور کوتاہی کے احساس کی وجہ سے انتہائی ندامت اور احساس
پستی کی حالت میں ہوتا ہے، گناہ کی گندگی کی وجہ سے مالک کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں سمجھتا، اپنے آپ کو مجرم
اور خطا کار سمجھ کر معافی اور بخشش مانگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو کیفیت بندہ کی استغفار اور توبہ کے وقت ہوتی ہے وہ
کسی دوسری دعا کے وقت میں نہیں ہوتی اسی وجہ سے توبہ و استغفار کو عبادات میں بلند ترین مقام حاصل ہے۔ اور
اگر گناہ نہ بھی ہو تب بھی توبہ و استغفار ایک بندگی کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کے جلال کے

بارے میں جس بندہ کو جس درجہ کا شعور و احساس ہو گا وہ اسی درجہ میں اپنے آپ کو بندگی میں مصروف رکھے گا۔ رسول اکرم ﷺ کو یہ کیفیت مکمل طور پر حاصل تھی اسی وجہ سے آپ بار بار توبہ و استغفار فرماتے تھے۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَاللّٰهُ اِنِّى لَا سَتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

خدا کی قسم میں دن بھر میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں اندازہ لگائیے کہ پھر عام بندہ کو کس قدر توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ نے استغفار کی عبادت کو ایک عادت بنانے کی تعلیم دی ہے۔ انسان سے چاہے کوئی گناہ نہ بھی ہو پھر بھی استغفار کرتا رہے اس کی بڑی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ .

جو بندہ استغفار کو اپنے لئے لازم کر لے یعنی مستقل طور پر مغفرت طلب کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر بندگلی اور مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اس کی ہر فکر اور پریشانی دور کر کے کشادگی اور اطمینان عطا فرما دے گا اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو خیال و گمان بھی نہیں ہوگا۔

دراصل بندہ کا معافی مانگنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے لیکن توبہ اور استغفار کر کے پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

انسان بسا اوقات استغفار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتا ہے پھر سوچتا رہتا ہے پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے معاف کیا یا نہیں؟ یہ سوچ انسان میں دوسرے انسانوں کے رویوں کو دیکھ کر آتی ہے کہ میں نے فلاں شخص سے معافی مانگ لی تھی پتہ نہیں اس نے دل سے معاف کیا یا نہیں؟ انسان کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ خیال بھی نہیں لانا چاہئے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ .

یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا اس کے ذمہ گناہ ہی نہیں تھا لہذا انسان کو اللہ تعالیٰ سے اس

یقین کے ساتھ مغفرت مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ضرور بخشش دیں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت محبوب ہیں ایک شہید کے بدن سے نکلنے والے خون کا قطرہ۔ کہ جس کے زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی شہادت کو قبول فرما لیتے ہیں اور دوسرا قطرہ گناہ گار کی آنکھ سے ندامت کی وجہ سے نکلنے والے آنسو کا قطرہ۔ کہ اس کی آنکھ سے اپنے گناہ پر بارگاہ الہی میں شرمندہ ہونے کی وجہ سے آنسو کا قطرہ اس کے رخسار پر بہنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

توبہ و استغفار کی برکتوں کو سمیٹنے کے لئے بہترین موقع رمضان المبارک کا مہینہ ہے اس سے محروم نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر چڑھتے ہوئے ہر سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے آمین فرمایا۔ خطبہ سے فراغت کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس نئی بات کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب میں نے پہلے سیڑھی پر قدم رکھا تو میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا برباد ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی تو میں نے اس پر آمین کہا پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا برباد ہو وہ شخص جس کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا نام آئے اور وہ درود نہ پڑھے تو میں نے آمین کہا۔ تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا برباد ہو وہ شخص جس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بڑھا پے کو پہنچے پھر بھی انہوں نے اس شخص کو جنت میں داخل نہ کرایا تو میں نے کہا آمین۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ پورے رمضان المبارک میں توبہ و استغفار کرتے رہیں تاکہ اللہ رب العزت ہمیں بخش دے، اور گناہوں سے پاک و صاف کر دے۔ ہم اپنے الفاظ میں بھی توبہ و استغفار کر سکتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے سکھائے ہوئے مبارک کلمات کی تاثیر یقیناً خوب ہوگی۔

ترمذی اور ابوداؤد کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کے کلمات سکھائے اور فرمایا کہ جو شخص تین یا پانچ مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے تو اس کے تمام گناہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ .

اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

آئیے ہم سب رمضان کے بابرکت مہینہ میں مغفرت کے عشرہ میں اور خاص طور پر سحری کے بابرکت اوقات میں یہ دعا مانگیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ